18266
٣/٢٥

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں۔

آج سے تقریبا 12 سال پہلے ہمارے گوٹھ میں 380 گز مکان مع 5 دکانیں ملا کر ہمارے پڑوسی نے مجھ پر 4500000 پینتالیس لاکھ روپے پر فروخت کردیا۔

ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ 6 ماہ کے اندر میں پیسے ادا ادا کروں گا اور تم لوگ مجھے مکان اور دکان خالی کرکے دیں گے

550,000 روپے مجھ سے ~~ایڈوانس~~ ٹوکن کے لئے

ڈیڑھ مہینہ گزرنے کے بعد وہ لوگ پشیمان ہو کر مجھے کہنے لگے کہ ہم جگہ نہیں بیچنا چاہتے ہیں۔ اور آپکے 550000 روپے ہم اپنا زمین بیچ کر واپس کر دیں گے۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے کیونکہ میں مجبور تھا لیکن میں راضی نہیں تھا کوئی بات نہیں۔ آج سے 5 ماہ پہلے انہوں نے مجھے پیغام دیا کہ ہم دکان بیچنا چاہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں لیکن یہ لوگ ٹال مٹول کرتے رہے۔ ایک ہفتہ پہلے

18260
۳/۲۰

مجھے بتایا کہ ہم نے مکان (کسی اور کو) بیچ دیا

میں نے ان کو بتا دیا کہ مجھے نوٹس دے دو کہ میں جگہ خالی

کردوں انہوں نے مجھے جتایا کہ ہم (آپ کو) زبانی بتا چکے ہیں

ہمارے درمیان 12 سال پہلے 550000 روپے واپس کرنے

کا ایک اسٹام پیپر لکھوایا اس پر ان لوگوں کے دستخط

اور ۱۷۲ نمبر درج ہیں میں نے دستخط نہیں کیا اور

نہ شناختی کارڈ نمبر درج ہیں اسلیئے کہ میں بادل ناخواستہ

بیٹھ کر ان کے ساتھ لکھوایا۔ حالانکہ میں اس بیع کے واپسی پر راضی نہیں

تھا اسی وجہ سے میرے دستخط واپسی کے کاغذات پر نہیں ہیں

پوچھنا یہ ہے کہ 12 سال پہلے والے بیع کے اوپر یہ دوسری

بیع جائز ہے کہ نہیں اور کیا اس طرح پہلے بیع کو ختم کرنا

درست تھا یا نہیں کیونکہ نہ میں نے دستخط کئے ہیں اور نہ میں راضی تھا

(جواب دے کر ممنون فرمائیں)

اور کیا اگر پہلی بیع ختم نہیں ہوئی تو اب مکان کس کی ملکیت شمار ہوگا

دار الافتاء ۲۰۳۱ء

18-11-2018

مسئول: عبد البصیر

پتہ: ملیر کراچی، بکرا پیڑی

(جواب منسلک ہے)

0318-8739850

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق خریداری کا معاملہ ختم کرتے وقت اگرچہ آپ خوشی سے راضی نہ تھے، لیکن بادلِ ناخواستہ آپ نے بیع ختم کردی تو بیع ختم ہوگئی، لہٰذا یہ مکان اور دکانیں آپ کی ملکیت سے نکل کر ان کی ملکیت میں داخل ہوگئی ہیں اور ان کا کسی اور کے ساتھ بیع کرنا بھی درست ہے، البتہ اس صورت میں آپ کے (550,000) ساڑھے پانچ لاکھ روپے بہرحال واپس کرنا ان پر لازم ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٥ / ١٢١)

(وتتوقف على قبول الآخر) في المجلس ولو كان القبول (فعلا) كما لو قطعه أو قبضه فور قول المشتري أقلتك؛ لأن من شرائطها اتحاد المجلس ورضا المتعاقدين

فقه البیوع ص ١١٢٩ ج ٢

الاقاله، حکمهٔ بتراضی الطرفین بان یرد المشتری المبیع، والبائع الثمن.......... والاقالة تنعقد بالایجاب والقبول، ولوالقبول اقتضاء..........وکذالک تنعقد بالتعاطی عند من یقول بجوازه ولو کان من جانب واحد

فقه البیوع ص ٢٠٢ ج ١

لم یذکرفقهاء الشریعه الاسلامیه عدم طیب النفس من جملة ما ینفی التراضی فی القضاء، الا اذ اقترن معه اکراه(بمعناه الواسع الذی ذکرناه)او تغریر، او غبن فاحش، او اضطرارکما سیاتی.......................واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم.

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

8/دسمبر/2018ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

08/دسمبر/2018ء

دار الافتاء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۲۹/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۲۹/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

محمد طاہر مسعود

۲۹/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner